Regd No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

روزنامہ

الفضل

یوم یک شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

قیمت فی پرچہ ۱ /

۸ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ | ۴ ہجرت ۱۳۳۱ھ ش ۴ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۰۸

سر رالف سٹیونسن نے مصری تنازعہ کے متعلق برطانوی تجاویز حکومت مصر کے حوالے کردیں

قاہرہ ۳ مئی۔ آج برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن نے مصر کے وزیراعظم ہلالی پاشا سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات میں برطانوی سفیر نے تنازعہ مصر کے سلسلے میں برطانیہ کی نئی تجاویز ہلالی پاشا کے سامنے باقاعدہ طور پر پیش کیں۔ ملاقات ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ بعد میں ایک مشترکہ اعلان کے ذریعہ یہ انکشاف کیا گیا کہ برطانیہ کی طرف سے مصر اور سوڈان کے مسائل کے متعلق برطانوی تجاویز سرکاری طور پر حکومت مصر کے حوالے کر دی گئیں۔ سر رالف سٹیونسن مصری وزیر خارجہ سے ایک بار پھر ملاقات کریں گے۔

مصر کے متعدد اخبارات نے نعالیہ تجاویز کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کی رائے میں تنازعہ مصر کے سلسلے میں برطانوی سفیر، گورنر جنرل سوڈان اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے درمیان لنڈن میں جو بات چیت ہوتی رہی ہے۔ اس کا کوئی خوشگوار نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

"المصری" رقمطراز ہے کہ مصر سوڈان کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کیا جائے گا۔ کیونکہ تصفیہ کا اب یہی راستہ باقی رہ گیا ہے۔

مصر کے ایک اور معتدر اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ اور مصر دونوں سوڈان کے متعلق اپنے اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے سمجھوتے کے امکانات کافی تاریک ہیں۔

سوڈان کے گورنر جنرل بھی آج لنڈن سے خرطوم روانہ ہوئے۔ اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ وہ سوڈان جاکر وہاں کے لیڈروں کا عندیہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم مئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ لیکن بخار کی سی کیفیت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل رات ۱۰۳ درجے بخار رہا۔ آج ۱۰۱½ درجہ بخار ہے۔ اور بے چینی بہت زیادہ ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کارخانوں اور دیگر صنعتوں میں کام کرنیوالے مزدوروں کے لئے پراویڈنٹ فنڈ لازمی قرار دیا جائیگا

سہ جماعتی لیبر کانفرنس میں وزیر اعلیٰ اور وزیر ترقیات پنجاب کی تقاریر

لاہور ۳ مئی۔ آج پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے سہ جماعتی لیبر کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت پنجاب کو اس امر کا پورا پورا احساس ہے کہ مزدوروں کو اپنی محنت کا کما حقہ صلہ ملنا چاہیئے نیز حکومت اس بات کا بھی خیال رکھتی ہے۔ کہ کارکنوں کے کسی ناجائز مطالبے کی وجہ سے کسی صنعت یا کارخانے کو نقصان نہ پہونچے۔ وزیر اعلیٰ نے کارخانہ داروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر مزدوروں کے حقوق کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ لیگ وزارت مسلم لیگ کے منشور میں کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہی۔ مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں جو ہم نے وعدے کئے تھے۔ اب ان کو عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔

وزیر ترقیات پنجاب سید علی حسن شاہ گردیزی نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ حکومت نے مزدوروں کے متعلق تین قوانین میں ترمیم کی ہے۔ نیز ایک مسودہ قانون تیار کیا جارہا ہے۔ جس کی رو سے ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے ہر مزدور کا پراویڈنٹ فنڈ جمع کیا جائے گا۔ اور اتنی ہی رقم کارخانے دار کو پراویڈنٹ فنڈ کے سلسلہ میں جمع کرنی پڑے گی۔ اس کانفرنس میں مزدوروں کی ۱۵ انجمنوں کے نمائندے شریک ہیں۔ کانفرنس کے دو روزہ اجلاس میں مندرجہ ذیل امور پر بحث کی جائیگی (۱) لیبر پالیسی (۲) لیبر سے متعلق نئے قوانین کی تجدید و ترمیم (۳) صنعتی مزدوروں کے لئے لازمی پراویڈنٹ فنڈ کی اسکیم کا اجرا (۴) مزدوروں کا معیار حیات بلند کرنے کے لئے مناسب اقدام کی تقویت (۵) ملازم رکھنے والوں اور کام کرنے والوں کا مشترکہ طور پر کام کرنے والی کمیٹیوں کو فروغ دینا اور انہیں موثر بنانا (۶) رجسٹرڈ یونینوں کو تسلیم کرنا (۷) مزدوروں کے لئے تفریح گاہیں اور قہوہ خانے وغیرہ کھولنے کے مسائل

مویشیوں کی جراثیمی بیماریوں کی روک تھام کے سلسلہ میں متعدد ممالک کی کانفرنس

کراچی ۳ مئی۔ مویشیوں کی جراثیمی بیماریوں کی روک تھام اور مویشیوں کی افزائش نسل کے امکانات پر غور کرنے کے لئے کراچی میں متعدد ممالک کی ایک کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ اس کانفرنس میں پاکستان۔ روس۔ چین۔ بھارت۔ ملایا۔ افغانستان انڈونیشیا اور جاپان کے نمائندے شریک ہیں۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو مویشیوں کی افزائش نسل اور متعدد بیماریوں کی روک تھام کے لئے بیرونی ممالک کی امداد و معاونت کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس سلسلے میں ہمارا ہاتھ بٹایا گیا۔ تو پاکستان اعلےٰ نسل کے مویشیوں کا بہت بڑا مرکز بن سکے گا آپ نے مزید فرمایا کہ پاکستان میں مویشیوں کے ٹیکوں کی دوائیاں تیار کرنے کے لئے ایک لیبارٹری کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ پاکستان مویشیوں کی افزائش نسل کی متعدد سکیموں پر عمل کر رہا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین نے اپنے پیغام میں کہا۔ کہ مویشیوں کی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے متحدہ محاذ قائم کرنا چاہیئے۔

نزدیک و دور سے

ڈھاکہ ۳ مئی۔ آج چاٹگام کے قریب تجرباتی تیل کا ایک کنواں کھودنے کا کام شروع ہو گیا۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ صنعتی ترقی کے بغیر پاکستانی عوام کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا۔ کھدائی کا کام کرنے والے کاریگروں نے انکشاف کیا۔ کہ ان کے پاس ۱۴۰۰۰ فٹ تک کھودنے کا سامان موجود ہے۔

ٹوکیو ۳ مئی۔ آج جاپان کے بادشاہ ہیرو ہیٹو نے کہا کہ جاپان کے عوام کو جمہوریت پر یقین رکھنا چاہیئے۔ اور دوسرے ممالک کی طرح جمہوریت کی ترویج و ترقی کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔

واشنگٹن ۳ مئی۔ آج مزدوروں کی انجمن کے صدر فلپ مرے نے وائٹ ہاؤس میں صدر ٹرومین سے ملاقات کی۔ گزشتہ روز صدر ٹرومین کی ذاتی درخواست پر فلپ مرے نے فولادی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو ہڑتال ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔

پاکستان اور برطانیہ کی باہمی تجارت

کراچی ۳ مئی۔ امسال پاکستان نے برطانیہ سے تین گنا زیادہ کپڑے کی مشینیں درآمد کی ہیں۔ ان مشینوں پر ۷۰ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان نے جنریٹر بھی پہلے سے دو گنے درآمد کئے۔ پچھلی سہ ماہی میں برطانیہ سے کل ۲ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی مالیت کی مشینیں درآمد کی گئی ہیں۔ نیز پاکستان نے تین گنا زیادہ پٹ سن کپاس اور چائے برطانیہ بھیجی۔ برآمد کی ہوئی پٹ سن کی قیمت ۷ کروڑ روپے سے بھی زائد ہے۔

بحیرہ روم کی کمان کے سلسلے میں امریکہ اور برطانیہ کے درمیان اختلاف

لنڈن ۳ مئی۔ امریکی بحری بیڑے کے چیف آف سٹاف نے آج یہاں ایک بیان میں کہا کہ بحیرہ روم کی کمان کے متعلق برطانیہ اور امریکہ میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ آپ مختلف بندرگاہوں کا معائنہ کرنے کے بعد آج یہاں پہونچے ہیں۔ آپ نے اختلافات کی نوعیت پر مزید تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کے دفتر میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا کے انتقال پر

تعزیتی ریزولیوشن

(۱) نصرت گرلز کالج کی طالبات اور سٹاف کا ایک غیر معمولی اجلاس کالج میں منعقد ہوا۔ پرنسپل صاحبہ کالج نے ایک مختصر مگر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت ام المومنین کی رحلت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال الی اللہ کے بعد سب سے بڑا ابتلاء جماعت کے لئے قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ اس مقدس وجود کی جدائی پر آنکھیں ہمیشہ ہی اشکبار اور دل بے قرار رہیں گے۔ لیکن اگر جماعت کی بہنیں اور خصوصاً طالبات حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خصائل محمودہ کو اپنالیں۔ تو حضرت ممدوحہ کی شان ایک حد تک دنیا میں قائم رہے گی۔ پرنسپل صاحبہ نے آپ کی بہت سی نادر صفات کا ذکر فرمایا۔ لیکن خصوصاً حضرت ممدوحہ کی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت۔ غربا پروری۔ مہمان نوازی اور غیبت۔ شکوہ اور ناپسندیدہ باتوں کے سننے سے احتراز کا ذکر فرمایا۔ بالآخر یہ بھی فرمایا کہ اس کالج کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ہمیشہ زندہ رہنے والے نام پر ہے۔ اس لئے کالج سے ہر وہ جو وابستہ ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے کردار کو اور اعمال کو انہیں کے نمونہ پر ڈھالے۔

کالج کا سٹاف اور طالبات نہایت ہی خلوص اور محبت کے جذبات کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اظہار عقیدت و ہمدردی کرتے ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس منعقدہ مورخہ ۲۴/۴/۵۲ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ اجلاس سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مشفق اور محسن اماں جان کی وفات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ احمدیہ خادمان سلسلہ کے لئے جس قدر تکلیف اور صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ الفاظ اسے بیان نہیں کر سکتے۔ ہماری آنکھیں غمناک اور دل مجروح ہیں اور ہماری روحیں سخت بے چین اور مضطرب ہیں۔ اس کے بعد ہم ہر حال میں اپنے رب کی مشیت پر راضی اور اس کی رضا پر خوش ہیں۔ اور اس کے آستانے پر جھکتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے درجات کو بلند تر فرمائے اور آپ پر اپنے فضل اور رحمت کی بارشیں برسائے۔ اور آپ کی مبارک اولاد و نسل کو اپنے سایۂ عاطفت میں رکھے اور جو برکات آپ سے وابستہ تھیں۔ ان کو قائم و دائم رکھے۔

یہ صدمہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ یہ مبارک وجود اپنے آقا و سرتاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں ابدی نیند سونے کی بجائے ایک دور افتادہ جگہ میں مدفون ہے بہر حال ہم اپنے خدا کی تقدیر پر راضی ہیں

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا بما یرضی بہ ربنا۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نصیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں بچہ کا وجود احمدیت کے لئے بابرکت ہو۔ نومولود میاں اللہ بخش صاحب (صحابی) نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا نواسہ ہے اور منشی عبد العزیز صاحب دہلوی (صحابی ۳۱۳ مصنف کتاب حیرت کی حیرانی) کا پوتا ہے۔

(خاکسار:۔ قریشی بشیر احمد دہلوی ۲/۳ کاسول کوارٹرز پشاور)

خوشی محمد کے وارث توجہ کریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ)

ایک لڑکا مسمی خوشی محمد ولد لال دین جو کہ موضع آنووال ڈاکخانہ خلیجیاں تحصیل تمن تارن ضلع امرتسر مشرقی پنجاب کا باشندہ ہے وہ اپنے وارثان سے جدا ہو گیا تھا اور اب پاکستان پہنچا ہے۔ اس کی دادی مسماۃ بڈھی عمر عبد اللہ برادر فضل ولد امام الدین کشمیری ساکنہ موضع آنووال مذکور مشرقی پنجاب پاس رہتی تھی مگر اب کچھ علم نہیں کہ وہ پاکستان میں کس جگہ آباد ہوئی ہے۔ لہٰذا جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان بالخصوص جماعت ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر مسماۃ بڈھی مذکور کا کسی دوست کو علم ہو تو وہ مسماۃ بڈھی کو بتا دیں کہ وہ خوشی محمد مذکور کو پتہ ذیل پر مل سکتی اور حاصل کر سکتی ہیں:۔ "غلام محمد ولد رحیم بخش ساکنہ عالم گڑھ ڈاکخانہ خاص براستہ جلال پور جٹاں۔ تحصیل و ضلع و ریلوے سٹیشن گجرات"

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۰/۴/۵۲

مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کا انتقال

ربوہ ۳ مئی۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ والد ماجد مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری و حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا بقضائے الٰہی آج صبح فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم رات کو اچھے بھلے سوئے آپ کو کوئی بیماری وغیرہ نہیں تھی۔ آپ صحابی تھے اور نہایت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ہم عملہ الفضل کی طرف سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور اور حافظ قدرت اللہ صاحب اور آپ کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

وکالت تبشیر کی طرف سے اظہار تعزیت

مکرم وکیل التبشیر صاحب ربوہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ "مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی اچانک وفات پر وکالت تبشیر جماعت کی طرف سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا اور ان کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتی ہے"۔

پندرھویں شعبان کی بدعات

چونکہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آپ کے ذریعہ حقیقت اسلام کو دنیا پر قائم کیا جائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بھی ہے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اس لئے احمدی احباب کو ہر قسم کی شرک و بدعت کی باتوں سے مجتنب رہنا چاہیئے۔

ماہ رواں جو عربی مہینوں میں ماہ شعبان کے نام سے موسوم ہوتا ہے اسکی پندرھویں تاریخ کو عوام الناس حلوے وغیرہ پکا کر تقسیم کرتے ہیں یہ محض رسم ہے اور اس سے بچنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نصف شعبان کی رات کو جو لوگ رسوم حلوے وغیرہ کی کرتے ہیں یہ سب بدعات ہیں۔ جماعت کے عہدیداران کو چاہیئے کہ احباب جماعت کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان باتوں سے واقف کریں اور صحیح اسلام کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کریں (ناظر تعلیم و تربیت)

ولادت!

آج مورخہ ۳ مئی ۵۲ء بوقت صبح ۵ بجے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایک اور بھائی عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نو مولود کی درازئ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں نیز والدہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (محمد تسلیم ننگلی رتن باغ لاہور)

(لیڈر بقیہ صفحہ ۳)

جو خط آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کو لکھا اس میں بھی مندرجہ بالا آیہ کریمہ پیش نہیں کی گئی حالانکہ وہ بھی عیسائی تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل نجاشی کا سلوک جو اس نے مسلمان پناہ گزینوں کے ساتھ دکھایا تھا ایسا تھا کہ گویا اس نے اس آیہ کریمہ پر پہلے ہی سے عمل شروع کر دیا تھا اور کلمۃ سواء بیننا و بینکم پر عامل ہو گیا تھا۔ اس لئے اس کو یہ صلح و اتحاد کا پیغام دینے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ یہ بات بلکہ یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ آیہ کریمہ صرف بالواسطہ ہی دعوت اسلام کیلئے ہے ورنہ اس میں مختلف الخیال لوگوں کے درمیان اتحاد کے اصول کا عملی پہلو پیش کیا گیا ہے جو یہودیوں اور نصرانیوں یعنی اہل کتاب کے ساتھ خاص ہے۔

نتیجۃً سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان کہلانیوالے فرقے اور جماعتیں باوجود اعتقادی اختلافات کے باہم اس اصول پر اتحاد نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے درمیان تو خدا۔ رسول اور کتاب کلمۃ سواء بہت زیادہ ہے جو مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان کلمۃ سواء بہت زیادہ مضبوط ہے۔

درخواست دعا: برادرم محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ بچے کی نسبت معتدبہ افاقہ ہے۔ احباب ان کی شفاء عاجلہ و کاملہ کیلئے اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۴ مئی ۵۲ء

صلح و اتحاد

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

قل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ فان تولّوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

یعنی اے مخاطب اہل کتاب سے کہہ دو۔ کہ آؤ ہم اس بات پر باہم اتحاد کرلیں۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ یہ کہ ہم اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے۔ اور نہ ہم کسی کو اس کا شریک بنائیں گے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی کسی کو ارباب من دون اللہ نہ بنائے۔ پس اگر یہ اہل کتاب یہ بات نہ مانیں اور اتحاد سے مُنہ پھیر لیں۔ تو تم بس انہیں اتنا سنا دو۔ کہ اچھا گواہ رہنا۔ کہ ہم یقینًا تسلیم کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیہ کریمہ میں اتحاد اور صلح کا ایک عملی اصول پیش کیا ہے۔ اس اصول کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جن بنیادی اور نیک باتوں میں مختلف لوگوں کے درمیان ہم خیالی ہو۔ ان باتوں کو بنائے اتحاد و صلح بنا کر ملک میں امن کی فضا قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔

دراصل اس آیہ کریمہ میں جو اصول بیان کیا گیا ہے۔ یہ خاص اقوام یعنی اہل کتاب کے ساتھ اتحاد کے لئے اس حقیقی اور وسیع ترین اصول اتحاد کی عملی صورت ہے۔ جو اسلام نے تمام دنیا میں امن کی فضا قائم کرنے کے لئے دیا ہے۔ اور وہ وسیع ترین اصول وہی ہے۔ جس کو "لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی" کے برجستہ اور بلیغ الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے بیان کیا ہے۔ اور کئی کئی پیراؤں میں اس کی تشریح و توجیہہ بھی فرما دی ہے۔ مثلاً لکم دینکم ولی دین۔ فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔

یہودی اور نصرانی جن کو اہل کتاب کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے۔ مگر باوجود ایمان باللہ کے انہوں نے بعض باتوں میں شرک اختیار کر لیا تھا۔ عیسائی تو کھلم کھلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا ایک جزو یا اس کا بیٹا مانتے تھے۔ اور باوجود اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے شرک کے مرتکب ہو رہے تھے۔ مگر وہ اس کو شرک نہیں سمجھتے تھے۔ ایک میں تین اور تین میں ایک کا اعتقاد ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے کے منافی نہیں تھا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ شروع شروع میں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انسان اور نبی اللہ ہی سمجھا جاتا تھا۔ اور آپ کو خدا کا بیٹا صرف استعارۃً کہا جاتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ مبالغہ اور غلو ہوتے ہوتے عوام نے آپ کو حقیقی معنوں میں خدا تعالےٰ کا بیٹا بنا لیا۔ اور اس طرح بڑھاتے بڑھاتے خود خدا تعالےٰ کا ہی اس کو جزو بنا ڈالا۔ مگر اس پر بھی وہ اللہ تعالےٰ کو ہی قادر مطلق مانتے تھے۔ اسی طرح یہودیوں نے بھی انبیاء علیہم السلام کو لفظاً نہ سہی عملاً خدا کی صفات دے رکھی تھیں۔ اور ان کی قبروں کی پرستش اس طرح کرتے تھے۔ کہ جس طرح کی پرستش صرف اللہ تعالےٰ ہی کے لئے مخصوص ہو سکتی ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے عیسائیوں اور یہودیوں کی غلطی کا بھی نہایت لطیف امتیاز کیا ہے۔ چنانچہ لا نشرک بہ شیئًا کا اشارہ عیسائیوں کی طرف ہے۔ کیونکہ انہوں نے تو ایک انسان کو کھلم کھلا خدائی میں شریک بنا ڈالا تھا۔ مگر یہودی بھی اگرچہ عزیرؑ کو ابن اللہ مانتے تھے۔ مگر عیسائیوں کی طرح اسکی ربوبیت کے قائل نہ تھے پھر بعض انبیاءؑ کی قبروں کو پوجتے تھے۔ اور ان سے مرادیں مانگتے تھے۔ بعینہٖ جس طرح آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض بھولے بھالے مسلمان پیروں اور ان کی قبروں کی پرستش کرتے ہیں۔ گو اعتقادًا وہ یہی مانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ان اقوام کو اسلام کی دعوت دینے میں کوئی رعایت کی گئی ہے۔ بلکہ دونوں عیسائیوں اور یہودیوں کو ان مشرکانہ اقوال و افعال سے نجات دلانے کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے یہ پُرحکمت طریق اختیار کیا ہے۔ جو اصول اتحاد کی ایک عملی صورت کے طور پر مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں بیان کیا گیا ہے۔ حقیقت یہی تھی۔ کہ عیسائی اور یہودی بنیادی طور پر اللہ تعالےٰ ہی کو واحد قابل پرستش ہستی مانتے تھے۔ مگر اس میں سے انہوں نے چھوٹی بڑی شرک کی کئی شاخیں نکال رکھی تھیں۔ جن کو وہ شرک نہیں سمجھتے تھے۔ چونکہ ایسے لوگوں کو حقیقت کی طرف لانا آسان تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تبلیغ کے لئے یہ پُرحکمت طریق اختیار کیا۔ جس سے اگر یہ فائدہ نہ بھی ہوتا۔ کہ وہ پورے مسلمان ہو جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور آپ کی وحی پر ایمان لے آتے۔ تو کم سے کم یہ عظیم فائدہ تو ضرور ہوتا۔ کہ ملک میں ان کی مخالفت کی وجہ سے جو بد امنی پیدا ہو رہی تھی۔ وہی مٹ جاتی۔ اس لئے ان سے کہا گیا۔ کہ دیکھو آپ لوگ اللہ تعالےٰ کو قادر مطلق وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں۔ اور ہم بھی اس کو ایسا ہی مانتے ہیں۔ ہمارا اور آپ کا اعتقاد برابر ہے۔ یہ بات ہم میں اور تم میں مشترک ہے۔ تم بھی مانتے ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور تم بھی مانتے ہو۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس لئے آؤ ہم اور تم اس بات پر متحد ہو جائیں۔

غور کیجیے کہ نہ صرف یہ تبلیغ کا نہایت ہی پرحکمت رواداران اور نفسیاتی طریق ہے۔ بلکہ دنیا میں مختلف الخیال لوگوں کے درمیان امن قائم کرنے کا بھی نہایت مستحسن طریق ہے۔ اور نہ صرف یہ دنیا میں امن قائم کرنے کا مستحسن طریق ہے۔ بلکہ تبلیغ کا بھی نہایت مستحسن طریق ہے۔ دیکھیئے کس حکمت سے یہودیوں اور عیسائیوں کو ان کے حقیقی اعتقاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور کس طرح ان کے حقیقی جذبہ ایمان باللہ کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ کسی عیسائی یا یہودی سے پوچھ کر دیکھ لیں۔ وہ یہی کہے گا۔ کہ ہم تو شرک نہیں کرتے۔ اور نہ ہم کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب بناتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اسی جذبہ کو ابھارنا چاہتا ہے۔ اور اپنے رسول سے کہتا ہے۔ کہ ان سے کہو کہ چونکہ یہ بات ہم میں اور تم میں مشترک ہے۔ اس لئے آؤ اس کلمہ پر اتحاد کرلیں۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں کلمہ کا لفظ استعمال کیا ہے اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ عیسائی اور یہودی مُنہ سے یہی کہتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اگرچہ ان کے اعمال اور تصورات اسکی نفی کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے عملی اور تصوری اختلافات کو چھوڑ کر صرف ان کے مُنہ کی بات کو لے لیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں اور ان کے درمیان اسی مُنہ کی بات ہی پر اتحاد کی بنا پڑ جائے۔ اور ملک میں امن کی فضا قائم ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ منہ کی بات ہی ان کے تعلق میں اصل تھی۔ اور ان کا شرک بعد کا اضافہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہودیوں کو مغضوب علیہ اور عیسائیوں کو ضالین کہا ہے۔ ماننے دونوں اللہ تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک تھے۔ مگر یہودی نافرمانیوں کی وجہ سے مغضوب علیہ اور نصرانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا حقیقی جزو بنا کر ضالین یعنی گمراہ کہلائے۔ ان کی گمراہی یہی ہے۔ کہ انہوں نے استعارہ کو حقیقت سمجھ لیا۔

یہ حقیقت کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیہ میں مختلف لوگوں کے درمیان صلح و اتحاد کا ایک عملی اصول بیان کیا ہے۔ ان خطوط سے بھی واضح ہوتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقوقس عظیم مصر اور ہرقل عظیم روم کے نام لکھے ہیں۔ یہ دونوں بادشاہ عیسائی یعنی اہل کتاب تھے۔ چنانچہ جو خط مقوقس والی مصر کو لکھا گیا۔ وہ حسب ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی المقوقس عظیم القبط سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فانما علیک اثم القبط یاھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا نتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ فان تولّوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔"

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۵)

پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کی طرف دعوت دی ہے۔ اور پھر بتایا ہے۔ کہ اگر ایمان نہ لاؤ گے۔ تو قبطیوں کے گناہوں کا بار بھی تم پر ہوگا۔ یہاں تک دعوت الی الاسلام کا تعلق ہے۔ لیکن اس کے آگے دوسری صورت پیش کی ہے۔ کہ اگر تم اسلام قبول نہ کرو۔ تو کم از کم آؤ ہم ایک کلمہ پر متحد ہو جائیں۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان برابر ہے۔

ہرقل عظیم مصر کو جو خط لکھا گیا۔ اس میں بھی بعینہٖ یہی مضمون ہے۔ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ اس میں قبطیوں کی بجائے رعایا (اریسیین) کا لفظ ہے۔ شاہ فارس کو جو خط لکھا گیا تھا۔ اس میں صرف اسلام کی طرف دعوت ہے۔ چونکہ وہ اہل کتاب نہیں تھا۔ اس لئے اس کے خط میں مندرجہ بالا آیہ کریمہ پیش نہیں کی گئی۔ بلکہ اس میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔

فانی انا رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیًا ویحق القول علی الکافرین اسلم تسلم فان ابیت فعلیک اثم المجوس۔

یعنی میں تمام مخلوق خدا کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں تاکہ ہر زندہ کو انتباہ کروں۔ اور کافروں پر حجت تمام کروں۔ اسلام کو قبول کر تاکہ تو سلامتی کو پالے۔ ورنہ مجوسیوں کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

حضرت اُمّ المومنین نوّر اللہ مرقدہا کی سیرۃ طیبہ

★— واقعات کی روشنی میں —★

چوہدری فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر حال موضع ملیا نوالہ تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں:-

جب ملک مولا بخش صاحب مرحوم گورداسپور میں کلرک آف دی کورٹ (سیشن جج) تھے۔ حضرت ام المومنین ان کے ہاں گئیں۔ وہاں حضرت ممدوحہ نے دریافت فرمایا کہ کسی نزدیکی گاؤں میں کوئی احمدی گھر بھی ہے۔ ملک صاحب مرحوم نے ہمارے گھر کا پتہ دیا کہ موضع نبی پور میں جو گورداسپور سے قریباً ایک میل ہے۔ دو گھر احمدیوں کے ہیں۔ حضرت ام المومنین نے اسی وقت ہمارے گاؤں میں آنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے جو اب نائب ناظر دعوت و تبلیغ ہیں کی راہبری میں حضور ہمارے گاؤں کی طرف پیدل چل پڑیں۔ اور اچانک ہمارے گاؤں میں تشریف لے آئیں۔ ہمارا گاؤں ایک چھوٹا سا گاؤں اور ہماری طرز رہائش دیہاتی اور بود و باش وغیرہ وہی پرانی دیہاتی وضع کی تھی۔ میری والدہ (مرحومہ مغفورہ) ایک پرانی وضع کی دیہاتی عورت شہری تمدن سے بالکل بے خبر تھی۔ جب حضرت ام المومنین کو دیکھا تو گھبرا گئی۔ حضرت ممدوحہ کو معہ دیگر مستورات کے جو غالباً ۱۲ کی تعداد میں تھیں۔ چارپائیوں پر بٹھایا اور گھبراہٹ میں پانی وغیرہ پوچھنا بھی یاد نہ رہا۔ حضرت ام المومنین میری والدہ سے خیر و خیریت کی خبر دریافت فرماتی تھیں اور میری والدہ جواب کچھ اور دیتی تھی۔ آخر والدہ صاحبہ کو یاد آیا کہ میں اماں جان کی کوئی خدمت کروں۔ مگر دیہات میں کیا رکھا تھا۔ شہر ایک میل تھا۔ گھر میں کوئی سیانا آدمی نہ تھا۔ بڑی متفکر ہوئیں۔ حضرت اماں جان فرمادیں کہ بڑی بی آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ مگر والدہ صاحبہ کو ہوش کہاں تھی۔ آخر دماغ میں ایک ترکیب آگئی۔ گھر میں باسمتی کے چاول تھے مگر دیکھنے پر وہ بھی ایک سیر سے زیادہ نہ نکلے۔ آخر وہی لے کر دیہاتی طرز کا ہی زردہ تیار کرلیا۔ مگر اب دیکھتے ہیں ۱۲ عورتیں حضرت اماں جان کے ساتھ۔ کچھ گھر کے افراد۔ چاول صرف ایک سیر۔ حیران ہیں کہ کیا کریں۔ آخر والدہ صاحبہ کی اللہ پاک نے راہنمائی کی۔ فوراً چولہے پر سے دیگچی اٹھائی اور حضرت اماں جان کے سامنے لے جاکر رکھدی۔ پلیٹیں بھی ساتھ رکھدیں۔ حضرت اماں جان بڑی خوش ہوئیں اور اپنے ہاتھ مبارک سے ہر ایک کو وہ زردہ تقسیم کیا۔ میری والدہ صاحبہ مرتے دم تک یہ واقعہ بیان کرتیں اور حیران ہوتیں کہ وہ زردہ ۱۲ عورتوں نے بھی کھایا اور ہم گھر والوں نے بھی کھایا اور ابھی دیگچی میں کچھ بچا ہوا بھی تھا۔ اور پھر لطف یہ کہ سب نے سیر ہوکر کھایا۔ اس کے بعد حضرت اماں جان نے فرمایا کہ بڑی بی تم اپنی زمینداری کی پیداوار کہاں رکھتی ہو۔ مجھے دکھاؤ۔ جیساکہ زمینداروں کا قاعدہ ہے کہ اناج مٹی کی کوٹھیاں سی بناکر رکھتے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے ایک کوٹھی دکھائی کہ حضور اس میں گندم ہے۔ حضرت اماں جان نے دیکھا والدہ صاحبہ نے عرض کی کہ حضور اس میں برکت والا ہاتھ بھی پھیر دیں۔ چنانچہ اس گذارش کے ماتحت حضرت ام المومنین نے ہمارے سارے اناج کے ذخیرہ کو دیکھا۔ اور ہر اناج پر برکت کا ہاتھ پھیرا۔ کچھ عرصہ ٹھہر کر حضرت ممدوحہ نے دعا کی اور واپس تشریف لے گئیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت ام المومنین پھر ایک بار ہمارے ہاں تشریف فرما ہوئیں۔ اور ان مبارک قدموں کی برکت سے جو کچھ اللہ کریم نے ہمیں دیا۔ وہ ہمارا خدا جانتا ہے اور ہم۔ غالباً ۱۹۲۲ء میں میرا ماموں جو غیر احمدی تھا اور احمدیت کا سخت مخالف اس کی لڑکی میرے بھائی چوہدری عنایت الٰہی (سب پوسٹماسٹر حجڑانوالہ) سے کہاں سے منسوب تھی۔ اس نے اچانک رشتہ سے جواب دیدیا اور علما کا فتویٰ حاصل کیا کہ اگر احمدی لڑکی غیر احمدی پر حرام ہے تو غیر احمدی لڑکی بھی احمدی پر حرام ہے اس جواب کے بعد ہم قادیان حضرت امیر المومنین کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ کیونکہ ہم شادی کا سب سامان مکمل کرچکے تھے۔ حضور کی خدمت میں سب حال عرض کیا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ انتظار کریں۔ ایک دن صبح کے وقت مائی کاکو صاحبہ آئیں اور ہمیں خوشخبری سنائی کہ رات حضرت ام المومنین اور حضرت امیر المومنین کے درمیان آپ کا ذکر آیا۔ حضرت امیر المومنین نے کئی رشتے حضرت اماں جان کے پیش کئے اور حضرت اماں جان نے فرمایا۔ میں نے اس گھر کو دیکھا ہوا ہے۔ اس گھر میں تو کوئی ٹھنڈے مزاج کی لڑکی چاہیئے چنانچہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ ہمارے ہی گھر میں ایک لڑکی ہے۔ اگرچہ وہ نابالغ ہے مگر چھ ماہ کے بعد بالغ ہوجاوے گی۔ حضرت امیر المومنین نے اپنی ولایت میں اس بچی کے نکاح کا میرے بھائی سے اعلان کردیا۔ اور بعد نکاح فرمایا کہ ۶ ماہ کے بعد رخصتانہ ہوگا۔ ہم اس خوشخبری کے ساتھ گھر آئے اور اس خیال سے کہ کپڑے تیار شدہ ۶ ماہ تک خراب ہوجاویں گے۔ فیصلہ کیا کہ پارچات اور زیور معہ دیگر شادی کے لوازمات کے لڑکی کو پہنچا دیئے جاویں۔ چونکہ لڑکی حضرت امیر المومنین کی ولایت میں حضرت اماں جان کے پاس تھی (کیونکہ لڑکی کا باپ فوت ہوچکا تھا) اس لئے ہم نے ساری چیزیں حضرت اماں جان کے سامنے پیش کردیں اور عرض کیا کہ حضور ۶ ماہ کے بعد ہم اور تیار کرلیں گے۔ اس مبارک وجود نے دیکھتے ہی فرمایا کہ او ہو تم تو شادی کا سامان ہی کر لائے۔ جاؤ لڑکی کو بھی لے ہی جاؤ۔ ہم گھر میں بے خبر بیٹھے تھے کہ اچانک معلوم ہوا کہ دلہن آگئی۔ ہم حیران تھے اور ہمشیرہ صاحبہ کی زبانی اس چشمۂ نور اور برکات کے خزانہ کی باتیں سنکر حیران رہ گئے۔ ہمارے ایمان میں ایک جلا پیدا ہوئی۔ اور اللہ کی حمد گائی اس واقعہ کے بعد قادیان ہمارے لئے برکتوں کا خزانہ بن گیا۔ اور حضرت ام المومنین ہمیشہ یاد فرماتیں۔ آج اس محسن وجود کی ہم سے علیحدگی ہمارے لئے غم و اندوہ کا باعث ہورہی ہے وہ مبارک وجود غریبوں کا ملجاؤ ماوا تھا۔ اس کے زیر سایہ پتہ نہیں کتنی بے کس مخلوق پل رہی تھی۔ بعض محیر العقول واقعات اور بھی سنے ہیں۔ مگر یہ واقعہ تو ہمارے اپنے گھر کا ہے اللہ تعالےٰ اس خزانہ انوار پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے اور اپنے افضال میں اعلےٰ علیین میں جگہ عنایت فرماوے۔ ایسی ہمدرد ماں دنیا میں شاید کسی کو نصیب ہو۔ اللّٰھم اغفر لھا۔

۲- اہلیہ محترمہ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خاں صاحب مرحوم آف بنگال ربوہ سے تحریر فرماتی ہیں:-

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عاجزہ اپنی پہلی لڑکی کی پیدائش کے بعد پہلی دفعہ حضرت اماں جان رضی کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئی۔ بہت دیر تک ان کے پاس ان کی نماز کے اختتام تک بیٹھی رہی۔ حضرت اماں جان رضی نماز پڑھ کر دوبارہ آئیں۔ تو ہم سے دریافت فرمایا کہ لڑکیو! کیا تم نے نماز ادا کرلی ہے۔ ہم نے کہا بچے نے پیشاب یا پاخانہ کیا ہوگا گھر چلکر پڑھ لیں گے۔ فرمانے لگیں۔ بچوں کے بہانہ سے نماز ضائع نہ کیا کرو اس طرح بچے خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتے ہیں۔ بچہ تو خدا کا ایک انعام ہے۔ آج تک جو بھی نماز کے لئے بچہ کا بہانہ کرتا ہے۔ میں اسے اماں جان کی یہ بات سناتی ہوں۔ اور میرے دل میں خود بھی آج تک اس بات کا گہرا اثر ہے

حضرت ام المومنین رضی ہر ایک سے شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا کرتی تھیں۔ خصوصاً غیر ملکی لوگوں کے ساتھ بہت ہمدردی رکھتی تھیں۔ شروع میں جب ہم ابھی بنگال سے نئے نئے آئے ہوئے تھے۔ اس وقت ہمارا اپنا مکان نہ تھا۔ جب کبھی حضرت اماں جان کے پاس جاتی تھی۔ تو وہ ہماری مکان کی تنگی کا احساس کرتے ہوئے فرماتی تھیں کہ اپنے میاں (یعنی چوہدری ابوالہاشم صاحب جو کہ پنشن کے بعد حضور پر نور کے حکم کے ماتحت بنگال میں امیر جماعت کی خدمت بجا لا رہے تھے) کو جلدی بلواؤ اور مکان بنوالو۔ آپ کی خاص توجہ اور دعا سے خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک فراخ مکان بنوانے اور اس میں چھ سال تک رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت اماں جان جب دارالانوار کی طرف سیر کے لئے جاتیں۔ تو اکثر ہمارے غریب خانہ پر تشریف لاتیں۔ اور کچھ دیر آرام فرماتیں۔

حضرت اماں جان میری لڑکیوں سے بھی بہت مشفقانہ سلوک کیا کرتی تھیں۔ ان سے کبھی کبھی مختلف سلائی وغیرہ کی چیزیں بنواکر استعمال فرماتی تھیں۔ اور اس ذرا سی خدمت پر بہت دعائیں دیا کرتی تھیں۔ ان کی دعاؤں کی قبولیت کے ہم نے آج تک بہت سے نشانات دیکھے ہیں۔ چنانچہ قادیان سے ہجرت کے بعد میری دوسری لڑکی عزیزہ عابدہ مرحومہ کے نکاح کے بعد خود میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور عزیزہ کو گلے لگا کر فرمانے لگیں "بیٹی! میری کوئی نماز ایسی نہیں تھی۔ جس میں میں نے تیرے لئے دعا نہ کی ہو" اس کے بعد خود اپنے ہاتھ سے دعا فرما کر انگوٹھی پہنائی آج عزیزہ کی جدائی پر مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ کہ وہ ہم میں سے سب سے پہلے اماں جان سے جنت میں ملنے والی ہے۔

درخواستہائے دعا

آج ۱۵ یوم سے میری پوتی ٹائیفائڈ سے بیمار ہے نیز اس سے خورد سالہ بھائی اور بہن بوجہ خارش بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں (قریشی نور الحسن سکرٹری مال انجمن احمدیہ کوٹلی ہرنرائن ڈاکخانہ پیرو چک۔ ضلع سیالکوٹ۔

۲- میں عرصہ چار ماہ سے بواسیر کی مرض میں مبتلا ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

آج ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ ایک لمبا عرصہ حضرت اماں جانؓ کا قرب نصیب ہونے کے باوجود ہم نے ان سے حقیقی رنگ میں فیض حاصل نہ کیا اللہ تعالےٰ ہمیں معاف فرمائے اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین

حضرت اماں جان ہر ایک کی دلجوئی کا خیال رکھتیں اور کسی کی دلی خواہش اور مطالبہ کو ردّ نہیں فرمایا کرتی تھیں۔ پچھلے رمضان شریف میں میری لڑکیوں کے مطالبہ پر دونوں کو تبرکاً اپنا ایک ایک کرتہ عنایت فرمایا جس سے لڑکیوں کو بے حد خوشی ہوئی۔

اہلیہ چوہدری ابوالہاشم صاحب مرحوم ایم۔اے
آف بنگال۔ ربوہ ضلع جھنگ

(۳) محمود احمد صاحب سعید حیدر آبادی ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں "خدا تعالےٰ نے مجھے بچپن میں قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ میں ۱۹۳۶ء میں تعلیم کی غرض سے قادیان آگیا اور اس وقت میری عمر بہت کم تھی اسی وجہ سے میرا حضرت صاحب کے خاندان میں آنا جانا تھا۔ میں اکثر حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتا تھا۔ حضرت اماں جانؓ صحن میں تخت پر بیٹھا کرتی تھیں اور جب بھی میں جاتا حضرت اماں جان اپنے قریب بٹھاتیں اور جب میں تو دبانا شروع کرتا تو فرماتیں بیٹا تکلیف نہ کرو۔ لیکن اس کے باوجود دبانے کا شرف ہمیشہ حاصل کرتا۔ حضرت اماں جان فرماتیں بیٹا تم حیدرآباد دکن سے آئے ہو تم میرے پاس آتے رہو اور اکثر دریافت فرماتیں گھر سے خط آیا ہے اور کیا سب خیریت سے ہیں۔ اگر میں کبھی گھر کو یاد کر کے پریشان رہتا تو حضرت اماں جانؓ اپنے پاس بلا کر بٹھاتیں اور کہتیں دیکھو کیوں پریشان ہو اور گھبراتے ہو" جب ہم تمہارے پاس ہیں تو کیا خوف ہے"۔

ایک دفعہ غالباً ۱۹۴۵ء میں میری بھابھی جو چھوٹی تھی قادیان تعلیم کی غرض سے آگئی اور میں نے اسے ایک ایسے گھر رکھا جس سے ہر وقت تکلیف اور رنج حاصل ہوتا اور حضرت اماں جانؓ کو اس کا علم ہوتا رہتا۔ حضرت اماں جان میری بھابھی کو بلا کر سمجھاتیں کہ صبر کرو اور خدا سے دعائیں کرو۔ اور جب میں اماں جان کے پاس جاتا تو فرماتیں۔ بیٹا تم نے میری بچی کو ایسی جگہ پہلے کیوں رکھا میرے پاس چھوڑتے تو تکلیف نہ ہوتی اور بچی پڑھ بھی لیتی یا (حضرت) ام طاہرؓ کے پاس رکھتے تم نے بہت غلطی کی۔ المختصر مجھ سے زیادہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو تکلیف ہوتی۔

پاکستان میں آنے کے بعد مجھے خدا تعالےٰ نے پھر حضرت ام المومنین کے ہمراہ سفر کرنے کا موقعہ دیا۔ حضرت اماں جان مجھے اپنے بچے کی طرح رکھتی تھیں اور سلوک بھی بچوں کی طرح ہی کرتی تھیں۔ اگر میں کام کیلئے کہیں باہر جاتا تو اپنی خادمہ کو کہتیں کہ محمود کام کے لئے گئے ہیں ان کا کھانا رکھنا۔ وہ ہر روز تقریباً گھر سے مٹھائی وغیرہ میرے لئے بھجوایا کرتیں اور ہر وقت میرا خاص طور پر خیال رکھا کرتیں"۔

مکرم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل گھاریاں سے تحریر فرماتے ہیں:۔

(۴) "اگرچہ مجھے تہائی صدی سے زیادہ قادیان میں رہنے اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے برکات سے کئی رنگوں میں مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ جن سے آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت میں مختصراً ایک دو باتوں کا ذکر کرتا ہوں

غالباً ۱۹۳۰ء کا ذکر ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تبدیلی آب و ہوا کے لئے شملہ تشریف لے گئے۔ حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا بھی ساتھ تھیں۔ چونکہ شملہ مرکزی جگہ تھی۔ تبلیغ بڑے اہتمام اور سرگرمی سے شروع کی گئی۔ ہر مذہب و ملت کے سرکردہ اصحاب کثرت سے مذہبی معلومات حاصل کرنے کے لئے حضور کے پاس آنے لگے۔ مجھے بذریعہ تار حضور کے خطبات۔ تقریریں اور تبلیغی گفتگو قلم بند کرنے کے لئے بلایا گیا۔ جماعت احمدیہ شملہ نے ایک شاندار جلسہ عام کا اہتمام کیا جس میں علمائے سلسلہ کے علاوہ خود حضور نے بھی نہایت شاندار تقریر فرمائی۔ ان حالات میں حضور کا قیام طویل ہوتا گیا۔ اور آخر اکتوبر میں بذریعہ ریل گاڑی سارا قافلہ روانہ ہوا۔ شملہ اور کالکا کے درمیان پہاڑی سفر میں کسی جگہ انجن فیل ہوگیا اور اس نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ جب گاڑی آگے بڑھتا مگر پھر پیچھے لڑھک جاتا۔ دو چار بار اس طرح ہوا تو حضرت ام المومنینؓ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آواز دی کہ فوراً اتر آئیں اور مجھے بھی اتار لیں۔ حضور گاڑی سے اتر آئے اور حضرت ام المومنینؓ کو بھی اتار لیا اور ہر طرح تسلی دی کہ خدا کے فضل سے خطرہ کی کوئی بات نہیں۔ مگر آپ بڑی بے چینی سے یہی فرماتی رہیں کہ فوراً سب اتر آئیں اگر انجن جلدی درست نہ ہو جاتا تو یقیناً سارے قافلہ کو نیچے اترنا پڑتا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ام المومنینؓ کو مادر مہربان کی طرح کس طرح ہر ایک کی حفاظت اور سلامتی کا خیال تھا۔

ایک دفعہ میں کشمیر کے سفر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خدام میں شامل تھا۔ ان دنوں سکھوں اور ہندوؤں نے قادیان میں مذبح کی بنا پر شورش برپا کر رکھی تھی۔ پہلگام سے سرینگر کو واپسی کے لئے حضور لاریوں کے اڈے میں کھڑے تھے۔ قادیان کا تار ملا کہ ارد گرد کے سکھوں نے بہت بڑی تعداد میں حملہ کر کے مذبح گرا دیا ہے سرینگر پہنچ کر حضور کو ناظر صاحب اعلےٰ کا ایک اور تار ملا کہ غلام نبی کو بھیج دیا جائے۔ حضور نے پہلے تو پسند نہ فرمایا اور فرمایا۔ اخبار کے لئے وہیں انتظام کرنا چاہیئے۔ لیکن دوسرے دن مجھے فرمایا تم چلے جاؤ۔ میں تیار ہو کر روانہ ہونے والا تھا کہ حضرت ام المومنینؓ پاس سے گذریں۔ اور فرمایا۔ کہاں جاتے ہو۔ میں نے عرض کیا قادیان۔ فرمایا کھانا ساتھ لے لیا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا

کھانا کہاں ملے گا اور اسی وقت ارشاد فرمایا کہ کھانا تیار کر کے دیا جائے۔ چنانچہ مجھے کھانا پکا کر دیدیا گیا یہ شفقت اور محبت ایک مادر مہربان ہی کے قلب میں پیدا ہو سکتی ہے اس مادر مہربان کے قلب میں جو ہر بچہ کو حسب موقع اپنی شفقت کے سایہ میں لینے کے لئے بیتاب ہوتی ہے۔ الٰہی تو بڑے بڑے افضال اور برکات نازل فرما ہماری اس روحانی ماں پر اور اپنے قرب میں انہیں بلند ترین مقام عطا کر۔ آمین یا رب العٰلمین"۔

مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو سلطان محمد صاحب مزنگ لاہور تحریر فرماتی ہیں:۔

(۵) "جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے دوسرے روز میں حضرت اماں جان کی ملاقات کے واسطے حاضر ہوئی۔ قریباً مغرب کا وقت تھا۔ میں اور میرا ۲½ سالہ بچہ جو میرے ہمراہ تھا ہم دونوں بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چلا نہیں جاتا تھا۔ لیکن میں حضرت اماں جان کی ملاقات کے شوق میں چلی جا رہی تھی۔ جب ملاقات کے واسطے ان کے کمرے میں گئی تو وہاں دو عورتیں پہلے سے موجود تھیں ان میں سے ایک تو اماں جان کے پاؤں دبا رہی تھی اور دوسری فرش پر بیٹھی ہوئی تھی۔ مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا۔ میں نے جاتے ہی السلام علیکم کہا اور آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن ایک عورت نے مجھے روک دیا۔ اور کہا تمہارے ہاتھ اس وقت سرد ہیں اور اماں جان کی طبیعت علیل ہے اور دوسرے اب وہ نماز ادا کرنے لگی ہیں۔ یہ جواب سن کر میں بہت افسردہ اور مایوس سی ہو گئی۔ اور اماں جانؓ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنے لگی جب میں واپس لوٹنے لگی تو حضرت اماں جانؓ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مصافحہ کرنے کا موقعہ دیا۔ خدا جانتا ہے کہ ان کی شفقت اور مہربانی سے مجھے اس وقت اتنی خوشی ہوئی کہ جو بیان سے باہر ہے۔ مجھے اس وقت ایسا محسوس ہوا جیسا کہ اپنی حقیقی والدہ کو مل کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت اماں جان کا وہ پیار مجھے کبھی نہیں بھولتا۔ جو انہوں نے مجھ جیسی غریب اور ناچیز کو اپنی علالت طبع کے باوجود عطا کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے ہاں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ہمیں خادم دین بنائے۔ آمین"۔

(۶) مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۹۲۹ء کے مئی کا ذکر ہے۔ خاکسار نے مولوی فاضل کے امتحان کیلئے امرتسر جانا تھا۔ جانے سے پہلے میں نے چاہا کہ بیت الدعا میں جا کر دعا کر لوں۔ چنانچہ میں نے مائی کاکو صاحبہ کے ذریعہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں بیت الدعا میں جا کر دعا کر لوں۔ اس پر مائی کاکو صاحبہ نے آکر کہا کہ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ ۸ اور ۹ بجے کے درمیان آجانا۔ چنانچہ خاکسار دوسرے دن مقررہ وقت پر حاضر ہوا اور جا کر دروازہ پر دستک دی تو ایک خادمہ دروازہ پر آئی [illegible] میں

حضرت ام المومنینؓ کے ارشاد کے ماتحت بیت الدعا میں دعا کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر خادمہ کہنے لگیں کہ ابھی وہاں پر حضرت ام المومنین نے بعض مہمان عورتوں کو دعوت پر بلایا ہے۔ اس لئے آپ کل آئیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ حضرت ام المومنین سے عرض کر دیں کہ میں آج ہی امتحان کیلئے جا رہا ہوں۔ اس پر وہ خادمہ چلی گئی اور پھر واپس نہ آئی۔ آخر میں نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا تو مائی کاکو صاحبہ باہر آئیں۔ میں نے ان سے ساری بات عرض کی۔ میری بات سن کر مائی کاکو اندر چلی گئیں اور تھوڑی دیر کے بعد آئیں اور کہنے لگیں کہ حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ ہم نے دعوت کا وقت تبدیل کر کے ۹½ کر دیا ہے۔ آپ اب دعا کے لئے بیت الدعا میں جا سکتے ہیں۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے خدام کا کتنا احساس تھا اور بعض دفعہ آپ ان کے مفاد کیلئے اپنے پروگرام کو بھی تبدیل کر دیتی تھیں اللہ تعالےٰ آپ پر ہزاروں ہزار برکات نازل فرمائے آمین۔

(۷) عبدالرحیم صاحب بشرما ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ غالباً یہ ۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے۔ حضرت بوزینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے دمی کوٹھی واقعہ محلہ دارالفضل قادیان میں رہائش کے لئے ہمیں ایک مکان دے رکھا تھا جس میں ہماری بود و باش تھی۔ اس وقت ہمارا کنبہ پانچ افراد پر مشتمل تھا۔ اس وقت میری تنخواہ کچھ زیادہ نہ تھی گذارہ کچھ تنگی سے ہوتا تھا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ اکثر حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لایا کرتی تھیں۔ ان کو ہماری اس تنگی سے گذارے کا علم ہو گیا اور یہ معلوم ہو کر کہ تمام کنبہ صرف آدھ سیر دودھ لیا جاتا ہے۔ میرے ان چھوٹے بچوں کی حالت کو دیکھ کر ان کو ترس آیا۔ کوٹھی سے واپس جا کر حضرت ام المومنین نے پہلا یہ کام کیا کہ اپنی دودھ دینے والی گائے ہمارے گھر بھجوا دی اور کہلا بھیجا کہ بچوں کو خوب اچھی طرح دودھ پلایا کرو۔ وہ گائے ایسی اچھی نسل کی تھی۔ سات یا آٹھ سیر پختہ دودھ دیا کرتی تھی۔ اس گائے کا ہمارے گھر میں آنا تھا ایسی برکت ہوئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں حالت تنگی کی فراخی میں بدل گئی۔ یقین ہے حضرت ممدوحہ نے ہماری حالت سے متاثر ہو کر دعا بھی ضرور کی ہو گی۔

میری بیوی اس گائے کا نصف دودھ گھر کے استعمال کیلئے رکھ لیا کرتی اور نصف دودھ فروخت کر کے اس کی خوراک وغیرہ کا انتظام کرتیں اس کے بعد ہم شیردار مویشی رکھنے کے عادی ہو گئے اور کوئی دقت نہ رہی اے ہمارے خدا ہماری اس محسنہ اور ہمدرد غمگسار ام المومنین پر بے شمار اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما اور اس کی آل اور اولاد جسمانی اور روحانی پر بھی آمین۔

چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم آف کوٹ احمدیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از محمد عبد القدیر صاحب واقف زندگی حال ناصر آباد اسٹیٹ سندھ)

(۱) چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریباً ۱۸۸۳ء میں بمقام تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور پنجاب پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم نے ابتدائی زمانہ میں ہی بیعت کی تھی۔ اور اس طرح چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم بھی ابتدائی زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم چوہدری مولا بخش صاحب نے قریباً ۱۸۹۶ء میں بیعت کی تھی۔ اور یہ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ جنہوں نے تلونڈی جھنگلاں کی جماعت قائم کی اور گرد و نواح میں تبلیغ کر کے کافی احمدی کئے۔ جن میں سے اکثر صحابی تھے۔

مرحوم چوہدری غلام حیدر صاحب کے فرزند اکبر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کو میں نے لکھا کہ وہ اپنے والد صاحب کے حالات لکھ کر مجھے بھیجیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"والد صاحب مرحوم شروع سے ہی ہمارے دادا مرحوم یعنی چوہدری مولا بخش صاحب کے ساتھ احمدی ہو گئے تھے۔ اور یہ آپ کے (خاکسار عبد القدیر) والد حضرت مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ جنہوں نے تلونڈی جھنگلاں میں سب سے پہلے آکر تبلیغ کی۔ اور ان کا ہم پر یہ احسان ہے۔

والد صاحب مرحوم صحابی بھی تھے۔ وہ اکثر دفعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشم دید واقعات بیان فرمایا کرتے تھے مگر چونکہ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی۔ اس لئے یاد نہیں رہ سکا۔ ہمارے دادا مرحوم چوہدری مولا بخش قریباً ۱۹۰۱ء میں پنجاب سے نقل مکانی کر کے سندھ آ گئے تھے کیونکہ پنجاب میں زمین کم تھی۔ اور گزارہ مشکل تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ میں سندھ کی زمینوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"لیکن جب یہ جواب آئی تھی۔ اس وقت دو مربع زمین بھی احمدیوں کے پاس نہیں تھی۔ شاید کوٹ احمدیاں والے اس سے پہلے سندھ آئے ہوئے تھے۔ باقی جو سندھی زمیندار ہیں وہ بعد میں احمدی ہوئے ہیں۔"

(اخبار الفضل مورخہ ۴ مارچ ۱۹۵۲ء)

سندھ میں آکر کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا دنیاوی مشکلات کے علاوہ دینی مشکلات بھی ہوئیں غیر احمدیوں نے تکالیف دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ انہوں نے ان کا ہر طرح مقابلہ کیا۔ اور تکالیف برداشت کیں۔ آپ سب سے پہلے بڈھے کوٹ تعلقہ جیمس میں آباد ہوئے۔ وہاں پر گورنمنٹ کی طرف سے ان کو دو بلاک زمین آبادکاری کے لئے ملی تھی۔ ان کی اولاد مندرجہ ذیل تھی۔ (۱) حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم (۲) چوہدری غلام رسول صاحب (۳) چوہدری غلام نبی صاحب (۴) چوہدری غلام قادر صاحب اور ایک لڑکی جو کہ بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ سندھ میں آباد ہونے کے چند سال بعد ہمارے دادا چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم فوت ہو گئے۔ اور گھر کا اور چھوٹے بھائیوں کا سب بار والد صاحب چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم کے سر پر آ پڑا۔ زمین تھوڑی تھی۔ اور گھر کے افراد زیادہ تھے۔ اس لئے گزارہ تنگی سے ہوتا تھا۔ مگر والد صاحب مرحوم نے ان تنگی کے ایام میں بھی سلسلہ کی خدمات اور تبلیغی سرگرمیاں نہ چھوڑیں۔ آپ کی تعلیم کم تھی تھوڑی سی کوشش کے بعد سندھ میں ایک امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد آپ کو سندھ کوآپریٹو سوسائیٹیز بنک میں سپروائزر مقرر کر دیا گیا۔ باوجود تعلیم کم ہونے کے آپ نے بہت اچھی طرح کام کیا اور اپنے محکمہ میں بہت ہر دلعزیز ہو گئے۔

بڈھے کوٹ میں احمدیت کی بہت مخالفت ہوئی۔ غیر احمدیوں نے بہت تنگ کیا۔ آپ ہمیشہ ان سے نہایت اخلاق سے پیش آئے۔ اور تبلیغ میں ہمہ تن مشغول رہے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی دکھا دیا۔ مخالفین اور دشمنان احمدیت کی اولادوں کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت سے نوازا۔ جس سے والد صاحب مرحوم کی خواہش پوری ہوئی۔ حتیٰ کہ اس گاؤں کے نمبردار کی اولاد بھی احمدی ہوئی۔ جو کہ سلسلہ سے بے حد محبت کرتی ہے۔

آپ اپنی ملازمت میں ہی تھے۔ کہ ۳۲-۳۳ء میں بیراج کی زمین نکلی۔ تو آپ بڈھا کوٹ چھوڑ کر موجودہ زمین کی طرف چلے آئے۔ اور یہاں کوٹ احمدیاں کی بنیاد رکھی۔ یہاں پر قریباً ایک ہزار -/۱۰۰۰ ایکڑ زمین خرید کی۔ جس میں اپنے عزیز و اقارب کو بھی شامل کیا۔

آپ کو احمدیت کی تبلیغ کا اس قدر شوق تھا۔ کہ آپ اپنے خرچ پر کوئی نہ کوئی مبلغ رکھتے۔ اور ان کو سہولت بہم پہنچاتے رہتے کہ گرد و نواح میں تبلیغ کرتا۔ چنانچہ شروع زمانہ یعنی ۲۴ء کی بات ہے۔ کہ آپ سندھ سے واپس پنجاب جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے حضرت مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم سے عرض کی کہ وہ یعنی مولوی صاحب اپنے لڑکے مولوی عبد الرحمٰن صاحب (مرحوم) کو سندھ بھیج دیں۔ تاکہ وہ تبلیغ بھی کریں۔ اور جماعت کی تربیت بھی کریں۔ چنانچہ والد صاحب مرحوم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل کو ساتھ سندھ لے آئے۔ جو کہ قریباً دو سال کا عرصہ یہاں ٹھہرے رہے۔ انہوں نے نہایت متقیانہ زندگی بسر کی۔ اور جماعت کی تربیت کی۔ نیز تبلیغ کا ان کو بہت شوق تھا۔ آس پاس تبلیغ کرتے رہے۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مرحوم جب دسمبر ۱۹۳۶ء میں جلسہ کی خاطر پنجاب تشریف لے گئے۔ تو جلسہ کے بعد ۱۰ جنوری ۱۹۳۷ء کو معمولی سا بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ اور قادیان میں بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کا حسن سلوک جماعت کے ساتھ ایسا اچھا تھا۔ کہ لوگ اب تک ان کو یاد کرتے ہیں۔

والد صاحب مرحوم اپنی ایک خواب بیان فرمایا کرتے تھے۔ "کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعوت دی ہے۔ کہ حضور کوٹ احمدیہ میں تشریف لائیں۔ تو حضور تشریف لائے۔ میں نے خواب میں ہی حضور سے عرض کی۔ کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ تو حضور نے جواب دیا۔ کہ جب میں ہی آ گیا ہوں۔ تو دعا کی کیا ضرورت ہے۔ حضور خواب میں بہت دیر تک میرے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ اور میری زمین پر سیر بھی کی۔

چنانچہ والد صاحب مرحوم نے اس خواب کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی اور دعوت دی حضور نے منظور فرما لیا۔ والد صاحب مرحوم بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ حضور جب ۱۹۳۶ء میں دورہ سندھ پر تشریف لائے۔ تو کوٹ احمدیہ بھی تشریف لائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد بھی تھے۔ اور قریباً ۳۰ خدام تھے۔ $\frac{2}{36}$-۲۰ کی شام کو تشریف لائے۔ اور $\frac{2}{36}$-۲۱ کی صبح کو واپس تشریف لے گئے۔ کوٹ احمدیہ میں حضور نے ایک لیکچر بھی دیا۔ حضور کی رہائش کے لئے مکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل مرحوم نے جو کہ اس وقت وہیں تھے۔ انتظام کیا۔ اور نہایت تندہی سے اپنے فرض کو ادا کیا۔

والد صاحب مرحوم طبیعت کے نہایت سادہ متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ اور قادیان اکثر جلسہ کی خاطر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ مرحوم کو حضرت سیدنا امیر المومنین سے بہت محبت تھی۔ اور اکثر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔"

(۲) مرحوم چوہدری غلام حیدر صاحب ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء کو بمقام کوٹ احمدیہ فوت ہو گئے۔ اور وہیں ان کی نعش دفن ہے۔ آپ موصی تھے اور وصیت نمبر ۲۸۰۲ تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے مندرجہ ذیل اولاد چھوڑی چوہدری عبد الرحمٰن۔ نذیر احمد متعلم ایف۔ ایس سی دیال سنگھ کالج لاہور۔ منیر احمد۔ منور احمد متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ اور چار لڑکیاں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ ان سب کو نیک کرے اور اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۱۲۰۴ سال ۱۹۵۰ء

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء

مراد بخش ولد چودھری بہاول بخش جٹ سکنہ پنڈ دادنخاں ضلع جہلم مدعی

بنام

سری رام رگوناتھ وغیرہ ریسپانڈنٹ

بنام مسمات بھرانوالی بیوہ رام رکھا مل رام نرائن ولد دیوی دتہ سنگھ۔ رگوناتھ۔ سری رام پسران سیتارام سکنائے پنڈ دادنخاں حال وارد بھارت

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹان بدوں پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۵ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۱۷/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج مورخہ ۳۰/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B ۶۱۹ سال ۱۹۵۲ء

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء

شیر زمان ولد مہدی خاں قوم راجپوت منہاس ساکن مرید تحصیل چکوال مدعی

بنام

رمولک سنگھ۔ ہنس راج ریسپانڈنٹ

بنام رمولک سنگھ و ہنسراج پسران تاراچند اقوام کھتری ساکنان رولوال تحصیل چکوال ضلع جہلم حال تارک الوطن۔

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ رمولک سنگھ ہنسراج بدوں پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۵ ضابطہ دیوانی جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۱۷/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج مورخہ ۳۰/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B - ۳۳۸ سال ۱۹۵۱ء

(درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء)

راجولی ولد اگرداست جٹ سکنہ چوٹالہ تحصیل و ضلع جہلم (مدعی)

بنام

جیمل سنگھ و تارا سنگھ وغیرہ — (ریسپانڈنٹ)

بنام

جیمل سنگھ و تارا سنگھ پسران مولا سنگھ اقوام اروڑہ ساکنان چوٹالہ تحصیل و ضلع جہلم۔ حال ہندوستان

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹان بدوں پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہوسکتی اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۱۷/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

آج مورخہ ۳۰/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا

(ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۵۷۸ سال ۱۹۵۲ء

(درخواست زیر دفعہ ۸ برائے قرار دیئے جانے کے پرانا کرایہ دار دکان عـ 1-5/10 / VII نمبر واقعہ ریلوے روڈ جہلم)

محمد خان ولد میاں فضل احمد جنجوعہ ساکن موضع دریا چکسبرد تحصیل و ضلع جہلم دوکاندار ریلوے روڈ جہلم (مدعی)

بنام

گوپالداس (ریسپانڈنٹ)

بنام: گوپالداس غیر مسلم باغ محلہ جہلم حال وارد بھارت

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ گوپالداس بدوں پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۱۷/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۳۰/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B ۶۳۰ سال ۱۹۵۲ء درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء

غریب ولد شرف دین و محمد دین ولد جمعہ اقوام مغل سکنائے نیتھوال تحصیل پنڈ دادنخاں مدعی

بنام جودھ سنگھ ریسپانڈنٹ بنام جودھ سنگھ ولد جیون سنگھ قوم سکھ سکنہ نیتھوال تحصیل پنڈ دادنخاں و ہرسا سنگھ ولد حکم سنگھ قوم سکھ سکنہ پنڈی بہاؤالدین حال وارد ہندوستان۔

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹان جودھ سنگھ و ہرسا سنگھ بدوں پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۵ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۱۷/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج مورخہ ۱/۵/۵۲ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B-۵۲۳ سال ۱۹۵۱ء (درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء)

فتح خان ولد بہادر قوم کہوٹ قریشی سکنہ اڈہرال تحصیل چکوال —— (مدعی)

بنام —— مسماۃ متھرا دیوی —— (ریسپانڈنٹ)

بنام: مسماۃ متھرا دیوی بیوہ تابو قوم کھتری ساکن اڈہرال تحصیل چکوال حال وارد بھارت

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ متھرا دیوی بدوں پتہ تارک الوطن ہوگئی ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۱۷/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۳۰/۴/۵۲ بہ دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (ڈپٹی کسٹوڈین جہلم)

زکوٰۃ کی رقوم بہت جلد مرکز سلسلہ میں بھجوا دیجئے۔ تاکہ امام وقت ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت اور نگرانی میں مستحق لوگوں میں تقسیم ہوسکیں

ناظر بیت المال ربوہ

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے" اسلئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتہ روانہ فرمایئے۔ پتہ خوشخط ہو ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مصر سوڈان کے متعلق نئی برطانوی تجاویز کو رد کردے گا

لنڈن ۲ مئی۔ برطانوی سفیر ریلیف سٹیونسن سوڈان کی بابت نئی برطانوی تجاویز لے کر قاہرہ پہونچ چکے ہیں۔ مصری اخبارات کا دعوے ہے کہ اگلے چند دن اینگلو مصری تعلقات کے سلسلہ میں فیصلہ کن ہوں گے۔ لیکن باخبر حلقوں کو اس تیز رفتاری سے اتفاق نہیں۔ قاہرہ کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ شائد مصر ان تجاویز کو تسلیم نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ مسئلہ سوڈان سے متعلق ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اگر سوڈانی بھی تسلیم کرلیں تو برطانیہ شاہ فاروق کی سوڈان پر سیادت تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ مگر برطانیہ سوڈان پر دباؤ ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ مصر کے سفیر عمر پاشا جو عنقریب برسنگ ہوم میں داخل ہونے والے ہیں۔ منگلوار کو تمام پارٹیوں کے ارکان کے سامنے دارالعوام میں مسئلہ سوڈان پر تقریر کریں گے۔ وہ اس وقت تک دفتر خارجہ سے رابطہ قائم رکھیں گے جب تک کہ حکومت مصر برطانوی تجاویز پر غور نہ کرے۔ ہوسکتا ہے کہ عمرو پاشا چرچل سے بھی ملاقات کریں (اسٹار)

خلیج فارس کی ریاستوں سے انگریزوں کا اخراج

لنڈن ۳ مئی۔ حکومت ایران نے برطانوی دفتر خارجہ سے احتجاج کیا تھا کہ ان کا قانونی مشیر بحرین وغیرہ کیوں لگیا تھا۔ برطانیہ نے اس احتجاج کو مسترد کردیا ہے۔ برطانیہ کے مراسلہ میں خلیج فارس کی ریاستوں پر ایرانی دعوئے کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ بحرین کی اطلاع ہے کہ تہران میں ایک "لبریشن کمیٹی" قائم کی گئی ہے۔ جس کی طرف سے ان جزائر میں آباد ایرانی اقلیتوں کو تلقین کی جارہی ہے۔ کہ برطانوی نافذاؤں کو نکال باہر کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ انہیں یہاں سے نکالنا آبادان سے ان کے اخراج سے آسان ہوگا۔ بحرین پٹرولیم کمپنی کے امریکی کارکن ہر سال ۵ لاکھ ٹن تیل نکالتے ہیں۔ (اسٹار)

برطانوی صنعتی میلہ میں پاکستانی مصنوعات کی نمائش

لنڈن ۳ مئی۔ برطانوی صنعتی میلہ کا افتتاح سوموار کو ہو رہا ہے۔ اس میں پاکستان کی طرف سے برآمد کی جانے والی اشیاء کی نمائش کی جارہی ہے، ان اشیاء میں کھیلوں کا سامان آلات جراحی۔ کھالیں پٹ سن۔ روئی اور آلات موسیقی شامل ہیں بھارت اس سال میلے میں شریک نہیں ہوا۔ (اسٹار)

کابینہ پاکستان کے اجلاس میں گراہم رپورٹ پر غور کیا جائیگا

وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خان کا اعلان

کراچی ۲ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خان نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان کو گراہم رپورٹ کا مفصل متن موصول ہوگیا ہے۔ جس پر غور و خوض ہو رہا ہے۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ کابینہ پاکستان کے اجلاس میں بہت جلد رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

جب چوہدری صاحب سے یہ دریافت کیا گیا۔ کہ وہ پاکستان کا کیس پیش کرنے کی غرض سے اقوام متحدہ کے کوارٹرز میں کب پہونچیں گے تو چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ انہیں ابھی روانہ ہونے کے لئے نہیں کہا گیا۔ جب ان کی توجہ لنڈن کی اس رپورٹ کی طرف مبذول کرائی گئی کہ برطانیہ یہ پسند نہیں کرے گا کہ گراہم کی رپورٹ سلامتی کونسل میں زیر بحث آئے تو چوہدری صاحب نے کہا غالباً پاکستان کو رپورٹ کے بارے میں بہت کچھ کہنا ہوگا۔

مسلمان وزرائے اعظم کی کانفرنس

چوہدری صاحب نے اسلامی ملکوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے بارے میں بھی مختلف الزامات کا جواب دیا۔ آپ نے کہا کہ یہ کانفرنس صرف ان کے خلاف ہوسکتی ہے۔ جن کے خلاف ہم ہرت سے سینہ سپر رہے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ اسلامی ملکوں کے درمیان تعاون بڑھے۔ کانفرنس کا مقصد مشترکہ مفاد سے تعلق رکھنے والے مسائل پر غور کرنے کے لئے کوئی مشاورتی نظام قائم کرنا ہے۔

درآمد و برآمد کے ڈپٹی چیف کنٹرولر نے خودکشی کرلی

لاہور ۳ مئی۔ حکومت پاکستان کے ڈپٹی چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹ مسٹر معین الدین احمد نے آج صبح اپنی کوٹھی پر خودکشی کرلی۔ انہوں نے ۱۲ بور بندوق کی نالی اپنی کنپٹی پر رکھی۔ اور ایک ہاتھ سے دونوں نالیں دبا دیں۔ جس سے ان کی کھوپڑی اڑ کے دور جا پڑی۔ اور اس طرح "آناً فاناً" ان کی موت واقع ہوگی۔

انتہائی تحقیقات کے باوجود خودکشی کی اس پُراسرار واردات کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ مقامی پولیس بڑی سرگرمی سے اس واقعہ کا کھوج لگا رہی ہے۔

مزید ممالک کی طرف سے عرب ایشیائی گروپ کی حمایت

نیویارک ۳ مئی۔ طونس کے سلسلہ میں آئندہ اقدامات کا فیصلہ کرنے کے لئے پروفیسر احمد شاہ بخاری نے عرب ایشیائی گروپ کا جو اجلاس طلب کیا تھا۔ امریکی اخبارات نے اس کی خوب اشاعت کی ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ بھارت اور پاکستان اس مسئلہ میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ توقع ہے کہ لاطینی امریکہ کے تمام ممالک اجلاس میں شریک ہوں گے مگر بولیویا نکارگوا اور ہینڈوراز غیر حاضر تھے۔ لائبیریا۔ حبشہ اور برما بھی شامل نہ ہوسکے۔ مگر انہوں نے عرب ایشیائی گروپ کی حمایت کا اعلان کیا

معلوم ہوا ہے کہ برازیل۔ چلی کولمبیا۔ ایکویڈور اور میکسیکو نے بھی طونس کی شکایت کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پروفیسر بخاری نے بتایا ہے کہ عرب ایشیائی گروپ کے ارکان نے سکنڈے نیویا کے مندوبین سے بھی بات چیت کی ہے۔ (اسٹار)

روس کے لئے مشرقی جرمنی کا فولاد

برسلز ۳ مئی۔ آزاد مزدور انجمنوں کی بین الاقوامی کنفیڈریشن کے صدر دفتر میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ جن ۱۵۰۰۰۰ جرمن کارکنوں کو مشرقی جرمنی کے سٹیٹ بنک کی طرف سے تنخواہیں دی جارہی ہیں وہ روسی ایٹم بموں کے لئے یورینیم نکالنے میں مصروف ہیں۔ مشرقی جرمنی میں تیار کیا ہوا فولاد براہ راست روس بھیج دیا جاتا ہے۔ یہاں کی برقی صنعت برقی آلات اور دیگر سامان مثلاً راڈر ریڈیو وغیرہ بھی روس کے لئے بناتی ہے۔ سولین میں تیار شدہ تمام تیل بھی روسی فضائیہ کو دے دیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر صنعتوں سے بھی ان کا تیار کردہ مال ہتیا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح ذبح کئے جانے والے گوشت میں سے صرف ۲۰ فیصدی جرمنی کی راشن مارکیٹ میں جاتا ہے، باقی سب روس بھیجدیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴